© rasailojaraid.com

کے شکاری لوگ چند لمحوں کے لئے اپنی ماؤں، بیویوں اور بیٹیوں کے متعلق سوچنے کے لئے تیار ہیں؟ اگر ان میں سے کوئی اس کے متعلق غور کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو اس قسم کے گھناؤنے جرائم کے پھیلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ مسلم مردوں، بیٹیوں اور عورتوں سب کو پاکدامنی، پاکیزگی اور تقویٰ و پرہیزگاری کی توفیق عطا فرمائے! آمین

بشکریہ: المجتمع. الکویت. شمارہ: 1823 تاریخ: 18 تا 24 اکتوبر 2008ء

(عربی سے اردو میں ترجمہ کرتے ہوئے معمولی ترمیم و اضافہ بھی کیا گیا ہے۔)

......☆☆☆☆......

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

1973ء کی عرب اسرائیل جنگ کی تیاری کے سلسلے میں اسرائیل کی وزیراعظم گولڈہ مائیر نے امریکہ کے ساتھ بھاری اسلحوں کی خریداری کا سودا طے کیا۔ اسرائیلی کابینہ نے اقتصادی بحران کے پیش نظر اسے مسترد کر دیا۔ گولڈہ مائیر بولی: یہ اندیشہ بجا ہے، مگر ہمیں ''فاتح'' بننے کے لیے معاشی مسائل برداشت کرنے پڑیں گے۔ اس مضبوط دلیل سے متأثر ہو کر کابینہ نے سودے کی منظوری دے دی۔

واشنگٹن پوسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے گولڈ مائیر نے کہا: مشکل حالات کے باوجود اسلحہ کی خریداری کا استدلال میں نے اپنے دشمنوں کے نبی سے لیا تھا۔ طالب علمی کے دوران تقابل ادیان کے مضمون میں یہ پڑھا تھا کہ محمد (ﷺ) کی وصال کے وقت چراغ جلانے کا تیل خریدنے کے لیے ان کی زِرہ گروی رکھی گئی تھی، لیکن اس وقت بھی ان کے حجرے میں نو تلواریں لٹک رہی تھیں۔

جبرالٹر (جبل طارقؒ) کے راستے سپین کو فتح کرنے والے طارق بن زیادؒ کے اکثر مجاہدین کے جسم پر پورا لباس تک نہیں تھا اور وہ روکھی سوکھی پر گزارہ کرتے تھے۔

بغداد کا آخری عباسی خلیفہ مستعصم باللہ زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا ہلاکو کے سامنے کھڑا تھا۔ کھانے کا وقت ہوا تو ہلاکو نے سادہ برتن میں کھانا کھایا اور بھوکے معزول خلیفہ کو زرین طشتری میں ہیرے جواہرات پیش کیے۔ وہ بے بسی سے بولا: میں اسے کیسے کھاؤں؟ ہلاکو نے جواب دیا: پھر تم نے انہیں کیوں ذخیرہ کیا تھا؟ تم نے محل کی جالیوں کو پگھلا کر تیر کیوں نہ بنوائے؟ اپنے سپاہیوں کی ضروریات کیوں پوری نہ کیں؟ (بشکریہ: ماہنامہ تدریس القرآن)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاریخ بلتستان، قسط: 29

ارض بلتستان

محمد اسماعیل فضلی

انگریز کنزرویٹروں نے محکمہ جنگلات کے انتظام کو عملی اصولوں پر ترتیب دے کر نگہداشت کے لیے ''ڈیرہ دون فارسٹ کالج'' کے تعلیم یافتہ افراد اور انگریز تجربہ کار آفیسروں کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر تک جنگلات سرسبز ہیں اور اس محکمے کی آمدنی ریاست کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

فوج کا نظم و نسق ملٹری سیکریٹری کرنل نیویلی چیمبرلین نے جدید خطوط پر استوار کیا۔ لڑاکا فوج کو جدید اسلحوں سے لیس کیا۔ فوج میں ایکسرسائز اور پریڈ کروا کر جنگی قواعد کا عادی بنا دیا۔ اس سلسلے میں انگریز آفیسر تعینات کیے۔ فوج کی آمد و رفت اور رسد رسانی کے لیے محفوظ راستے بنائے۔

''محکمہ پبلک ورکس'' میں قابل آفیسروں کو تعینات کر کے ریاست میں تعمیراتی کاموں کو جدید بنایا گیا۔ لداخ سے سکردو تک خچر روڈ کو وسیع کیا گیا۔

محکمہ آبپاشی کو پبلک ورکس کی شاخ بنا کر نہر چناب کو اکھنور کے قریب سے جموں و رنبیر سنگھ پورہ کی تحصیلوں میں پہنچایا گیا۔ اس نہر کی توسیع کر کے سیالکوٹ تک آب رسانی کی گئی۔ جموں میں اس نہر پر بجلی گھر تعمیر کیا گیا۔ جو جموں کے لیے روشنی اور صنعتی ترقی کا ذریعہ بنا۔

سلطان زین العابدین شاہ کشمیر کی تعمیر کردہ نہر لولاب کی از سر نو تعمیر اور توسیع سے قابل آب رسانی علاقہ جات میں بڑی حد تک اضافہ کیا گیا۔

جموں شہر میں دریائے توی سے پمپ کے ذریعے پانی پہنچا کر پینے کے پانی کی قلت دور کر دی گئی۔ حکومت انگلیشیہ ہند کی مدد سے برقی تار کا انتظام دور دراز قصبوں تک بڑھایا گیا۔ محکمہ ڈاک کا انتظام بھی بہتر کر دیا گیا۔ بونجی سے سکردو، سرینگر سے لداخ اور کرگل سے سکردو کو برقی تاروں سے ملایا گیا۔ جس سے ان علاقوں کے درمیان تیز تر رابطہ قائم ہو گیا۔

ریاست کا رائج سکہ ہر سنگھی و چلکی موقوف کر کے سرکار انگریز کا سکہ جاری کیا گیا، جس سے تجارت اور لین دین میں سہولیات پیدا ہو گئیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کسٹم اور چونگی کو ٹھیکیداروں کے بجائے سرکاری انتظام میں لیا گیا۔ اس طرح کسٹم کی آمدنی میں اضافہ ہوا۔ سیاحوں کے لیے آرام و آسائش اور تفریح کا سامان بہم پہنچایا گیا۔ محکمہ جنگلی جانوروں کے ذریعے بقاءِ نسل کا انتظام کیا گیا۔ شکار کو معینہ تعداد اور وقت پر بذریعہ لائسنس محدود کر دیا گیا۔ جموں اور کشمیر میں دارالمطالعے (Reading Rooms) اور کلب جاری کیے گئے۔ طب وصحت کے لیے موزون مقامات پر شفا خانے جدید اصولوں کے مطابق ترتیب دیے گئے، انگریز اور امریکن انجینئروں کی مدد سے بجلی گھروں کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

مہاراجہ پرتاب سنگھ نے تعلیمی ترقی پر خاص توجہ دی، جموں میں ہائی سکول کے علاوہ آرٹس کالج، سرینگر میں ایک آرٹس کالج اور ایک ٹیکنیکل کالج، سکردو اور گلگت میں ہائی سکول، جہلو میں مڈل سکول قائم کیا۔ راجہ سرامر سنگھ کو میدان تعلیم سے بہت زیادہ دلچسپی رہی۔ آفیسران مال کو بندوبست کا کام سیکھنا اور بعد میں قانون کا امتحان پاس کرنا لازمی قرار دیا گیا جس سے دقیانوسی ذہنیت کے آفسروں کا رفتہ رفتہ خاتمہ ہو گیا۔ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ لوگوں کی تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا۔

تمام محکموں کو ایک دوسرے سے الگ کر کے انہیں ممبروں میں تقسیم کیا گیا۔ مالی، فوجداری اور دیوانی عدالتوں کو باقاعدہ تقسیم کیا گیا۔ آفسروں کے اختیارات متعین ہوئے۔ عدالتوں کی تعداد بڑھا دی گئی۔ ہر تحصیل میں ایک منصف اور ہر ضلع میں ایک سب جج تعینات ہوا۔ انہیں فوجداری اختیارات بھی دیے گئے۔ عدالتوں میں وکیلوں کا رواج ہوا۔ بیگار کے کاموں میں بتدریج کمی واقع ہوئی۔ عمال کے سفر اور دوروں کے مواقع پر ملازمین کو بار برداری کی مزدوری اور رسد کی قیمت ادا کرنے کا رواج شروع ہوا، البتہ بیگار سسٹم کی بیخ کنی نہ ہو سکی۔

مہاراجہ پرتاب سنگھ کا عہد حکومت فتوحات کے لحاظ سے بھی کامیاب اور ممتاز رہا۔ سرحدوں کے انتظام اور استحکام میں بے حد ترقی ہوئی۔ اس سلسلے میں گلگت میں برٹش ایجنسی دوبارہ قائم ہوئی۔ ہنزہ، نگر، چلاس اور چترال تسخیر ہوئے۔

مہاراجہ پرتاب سنگھ کا دربار:

مہاراجہ پرتاب سنگھ کا دربار ہر خاص وعام کے لیے کھلا رہتا تھا، معمول تھا کہ صبح کے وقت اپنے خانگی مندر یا گردوارے میں پوجا پاٹ کرتے۔ یہ بھی دراصل ایک قسم کا دربار ہوتا تھا، جہاں خاص خاص لوگ شرف باریابی حاصل

© rasailojaraid.com